بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۳ نومبر کے روزنامہ "خبریں" کی رپورٹ کے مطابق راولپنڈی میں تین نوجوانوں کو اُس وقت پولیس کے حوالے کر دیا گیا جب وہ ایک دکان سے اپنے فراہم کردہ بدنام زمانہ ناول "سٹینک ورسز" (شیطانی آیات) اور ایسی ہی ایک دوسری کتاب کی فوٹوسٹٹ کاپیاں حاصل کرنے کے لیے پہنچے تھے۔ دکان دار "سٹینک ورسز" کے بارے میں مسلم نقطۂ نظر سے آگاہ تھا جس کا اظہار ناول کی اشاعت کے فوراً بعد عالمی سطح پر علماء و مجتہدین کے فتووں کے ساتھ ساتھ "اسلامی کانفرنس تنظیم" کے مراسلہ (بنام ممالک اسلامیہ، مؤرخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۸ء) اور وزرائے خارجہ کے اجلاس (ریاض: ۱۳-۱۶ مارچ ۱۹۸۹ء) کے اعلامیہ سے ہو گیا تھا۔ "اسلامی کانفرنس تنظیم" کے سیکرٹریٹ سے جاری ہونے والے مراسلے میں کہا گیا تھا:

> اس [ناول] میں رسول اکرم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کی سیرتیں مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور دین اسلام اور اس کے رسم و رواج کو نہایت غلیظ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ --- دُنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات اس سے بُری طرح مجروح ہوئے ہیں اور وہ اس کے خلاف اقدام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مسلم ممالک کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ اس پر فوری اور سخت اقدام کریں تاکہ دشمنانِ اسلام جان لیں کہ مسلمان ایسی ناشائستہ اور ناپاک حرکت کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔

"وزرائے خارجہ" کے اعلامیہ میں "آزادی اظہار" کے حوالے سے کہا گیا تھا:

> اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آزادی فکر اور آزادی اظہار کو دوسرے لوگوں کے حقوق پامال کرنے کے لیے استعمال نہیں ہونا چاہیے اور اِسے اسلام اور اِس کے مقدّسات کی تضحیک اور توہین کے لیے آلۂ کار نہیں بننا چاہیے۔
>
> حقوقِ انسانی کے بین الاقوامی منشور میں یہ تصریح ہے کہ اپنے حقوق اور آزادی کے استعمال میں انسان پر کچھ پابندیاں بھی ہوتی ہیں جس سے دوسروں کے حقوق اور آزادی محفوظ رہتی ہے اور اخلاق عامہ اور امن عامہ میں خلل نہیں پڑتا۔ یہی اصول اسلام کے عطا کردہ انسانی حقوق میں بھی کارفرما ہے۔
>
> کسی بھی الہٰی مذہب کی بے حرمتی کا کوئی جواز نہیں، اسے قانونی، اخلاقی یا آزادی اظہار کسی اعتبار سے بھی جائز نہیں کہا جا سکتا، یہ ایسا مکروہ فعل ہے جس کی بین الاقوامی سطح پر مذمت ہونا چاہیے۔

اسلامی ممالک ناپاک تصنیف "سٹینک ورسز" کی سخت مذمت کرتے ہیں اور اس کے مصنّف کو مرتد قرار دیتے ہیں۔ اِس کتاب کی اشاعت شرافت اور انسانیت کے تمام اصولوں کو پامال کرنا ہے اور یہ اسلام اور قابلِ احترام اسلامی شخصیات کو مسخ کرنے کی ایک دانستہ کوشش ہے۔

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ اِس کتاب کے مصنّف نے تمام اخلاقی اصولوں کو توڑا ہے اور اس نے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات کا قطعی لحاظ نہیں کیا ہے۔ اس کا یہ فعل آزادیِ اظہار کے استعمال کی ایک ناجائز شکل ہے۔

دکان دار نے نہ صرف "سٹینک ورسز" جیسی اسلام دشمن کتاب کی بالواسطہ اشاعت و تقسیم میں شریک ہونے سے انکار کر دیا، بلکہ فوٹوسٹٹ کاپیوں کے خواہش مند نوجوانوں کو پولیس کے حوالے کرنے میں مدد دی۔ گرفتار شدگان نے بعد ازاں بتایا کہ "وہ اس سے پہلے شہر کے غیر معروف علاقوں سے مذکورہ کتابوں کی فوٹو کاپیاں تیار کرواکر [مفت] تقسیم کر چکے ہیں"، اور یہ کام وہ اپنے بھائی کی ہدایت پر کر رہے ہیں جس نے اُنھیں یہ کتابیں اٹلی سے بھجوائی ہیں۔

"سٹینک ورسز" بڑے سائز کے ۵۴۷ صفحات پر محیط ناول ہے اور اس کی ایک فوٹو کاپی تیار کرنے پر کم و بیش دو اڑھائی سو روپے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ رقم کیوں خرچ کی جا رہی ہے؟ رپورٹ کے مطابق گرفتار شدہ نوجوان اِس حقیقت سے واقف ہیں کہ "سٹینک ورسز" کے مندرجات کے بارے میں مسلم نقطۂ نظر کیا ہے؟ نیز وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کتاب مذکور کی اشاعت و تقسیم پاکستان میں خلافِ قانون ہے۔ کیا یہ نوجوان محض اپنے "بھائی" کی خوشنودی کے لیے یہ کام کر رہے تھے؟ اور خود اُن کے "بھائی" نے یہ مشن کیوں شروع کیا ہے؟

اگر یہ کارستانی اٹلی میں مقیم "بھائی" کے محض اپنے اسلام مخالف جذبات کی تسکین کے لیے ہے، تو بھی غلط ہے اور اگر منصوبہ یہ ہے کہ کتاب کی تقسیم ہوگی، لوگوں کی پکڑ دھکڑ ہوگی، علمائے کرام مجرموں کو سزا دینے پر زور دیں گے اور زیریں عدالتوں میں مروّجہ قوانین کے مطابق مجرموں کے لیے سزاؤں کا اعلان ہوگا، اور اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر وطنِ عزیز پاکستان کے خلاف "انسانی حقوق" کی خلاف ورزی کی مہم چلائی جائے گی اور یوں لبرل - سیکولر "مغرب" کو پاکستان میں کسی اسلامی تبدیلی کے خلاف تیار کیا جائے گا — تو صورت حال زیادہ پریشان کن ہے۔

ممکن ہے بعض لوگ ہماری سوچ کو "زود حسّی" پر محمول کریں، مگر اندلس میں یولوجیس کی تحریک اور اس کے واقعات پیشِ نظر رہیں، تو ایسے منصوبے چنداں تعجب خیز نظر نہیں آتے، تاہم صورتِ حال سے کس طرح نمٹا جائے، تحقیق کے بعد سامنے آنے والے حقائق کا انتظار کرنا چاہیے۔